

نثار میں تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں-----

مورخہ : ۱۹ ستمبر ۲۰۱۱ حصہ : دوم شہاب حسن

امید کی کرن جو تھی وہ ہوتی ہے تمام
جو تھے پناہ کے راستے وہ ہو گئے بد نام

قاتل نکل پڑے ہیں لے کر وطن کا نام
قاتل نکل پڑے ہیں لے کر مذہب کا نام
بھیڑوں کے بھیس میں چھپے یہ بھیڑے تمام
ہاتھوں میں لے کے جھنڈے کرتے ہیں قتل عام
ہر ایک گلی سڑک پر مقتل کا ہے گمان
کتنی ہیں گردانیں بھی گولی کے بھی نشان
جینا یہاں ہے مشکل مرنے کے کیئی نام
مرنے کو ہوں میسر لاکھوں میں جب عوام

کوئی مارتا ہے انکو برائے سربلندئ اسلام
کوئی مارتا ہے انکو برائے جمہوری نظام
کوئی مارتا ہے انکو کہ نہیں یہ اہل زبان
کوئی مارتا ہے انکو کہ ہیں یہ بے بس انسان

مرتے ہیں روز روز یہ پھر بھی نہیں سمجھتے
ظلم اور منافقت میں لیڈر نہیں پنپتے